اک اور ہنگامہ

عبداللہ خالد قاسمی خیرآبادی ☆

آج کل عالمی میڈیا میں اسلام مخالف ایک ایسی فلم کا تذکرہ بڑے زور وشور سے جاری ہے جو امریکہ میں بنائی گئی ہے اور اسے جون کے آخر میں ایک چھوٹے سے سینما گھر میں دکھایا گیا، بعد میں اس کے کچھ ٹکڑے یوٹیوب پر پوسٹ کیے گئے اور پھر اس کا عربی میں بھی ترجمہ کیا گیا، اس فلم کا نام ''مسلمانوں کی معصومیت'' ہے اور اسے سب سے پہلے یکم جولائی کو آن لائن پوسٹ کیا گیا۔

یہ فلم ایک ایسے جرائم پیشہ شخص نے بنائی ہے جسے پہلے ایک اسرائیلی نژاد امریکی یہودی بتایا جار ہا تھا لیکن اب یہ بات سامنے آئی ہے کہ وہ ایک مصری قبطی عیسائی ہے اور امریکہ میں اس کا مجرمانہ ریکارڈ ہے۔ این بی سی نیوز کے مطابق اس شخص کا نام نکولا باسیلے نکولا ہے اور اس پر امریکہ کی ایک عدالت میں دھوکہ دہی کے ایک کیس میں جرم ثابت ہو چکا ہے، انیس سونوے کی دہائی میں منشیات سے متعلق جرائم میں وہ دو مرتبہ جیل جا چکا ہے۔

امریکہ میں بننے والی ''مسلمانوں کی معصومیت'' کے عنوان سے ریلیز کردہ اس فلم میں اسلام کو نائن الیون کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے، اس فلم میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی گئی ہے، دو گھنٹے دورانیے کی اس فلم پر پچاس لاکھ امریکی ڈالر لاگت آئی ہے۔ فلمساز کے مطابق یہ تمام رقم امریکہ اور یہودیوں سے لی گئی ہے۔

اس توہین آمیز، شرانگیز اور گستاخانہ فلم کے خلاف دنیا بھر میں احتجاج کا سلسلہ جاری ہے۔ مصر، تیونس، لیبیا، پاکستان، سوڈان میں امریکی سفارت خانوں پر حملے ہوئے، لیبیا میں امریکی سفیر کرسٹوفر سٹیونز اور تین امریکی اہلکار ہلاک ہوگئے، ان حملوں کے بعد امریکہ نے اپنا سفارتی عملہ دیگر ممالک میں شفٹ کرنا شروع کر دیا اور سفارت خانوں کی سکیورٹی بڑھانے کا حکم دے دیا۔ امریکی صدر باراک اوباما نے کہا کہ اس واقعہ کے ذمہ داروں کو انصاف کے کٹہرے میں لائیں گے اور اقوام متحدہ نے بھی حسب روایت امریکی منشا کے عین مطابق اس فلم کے ردعمل کی مخالفت کی ہے۔

دنیا بھر کے مسلمانوں کا یہ ردِعمل فطری اور مطالبہ جائز وبرحق ہے کہ حقوق انسانی کی عالمی تنظیمیں اور آزادی اظہار کے عالمی مبلغین شرپسندوں کی ان لائقِ مذمت، نازیبا وگستاخانہ حرکات بند کروائیں اور اخلاق باختہ ذہنیت پر مبنی گستاخانہ فلم

☆ مدیر تحریر ماہنامہ مظاہر علوم سہارنپور

کے تمام کرداروں کے خلاف عالمی قوانین کے مطابق کارروائی کی جائے۔ اسلام سمیت دنیا کا کوئی بھی مذہب کسی مقدس شخصیت کی توہین کی اجازت نہیں دیتا، یہ فلم کینہ پرور اور بیمار ذہنیت کے لوگوں کی اسلام دشمنی اور تعصب کا واضح ثبوت ہے۔ یہ انسانی حقوق اور آزادی اظہار نہیں بلکہ عالمی حقوق کی سنگین پامالی ہے۔ اسلام مخالف اس فلم سے امریکہ کے عزائم کھل کر سامنے آچکے ہیں اور نام نہاد بین المذاہب کے لیے کام کرنے والے طاغوت کا اصل چہرہ کھل کر سامنے آچکا ہے۔

امریکہ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت مسلمانوں اور اسلام کے خلاف سازشوں میں مصروف ہے۔ اس طرح کے اقدام سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ امریکہ کی جنگ دہشت گردی کے خلاف نہیں بلکہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ہے۔ اس حوالے سے لیبیا، تیونس، سوڈان، مصر، پاکستان اور ایران کی عوام کا ردِعمل اور اظہار درست ایمانی تقاضوں کے عین مطابق ہے۔

اب وقت آگیا ہے کہ مسلمان حکمران امریکی اتحاد اور اس کی غلامی سے باہر نکل آئیں اور امریکہ سے ہر طرح کا تعاون اور تعلقات ختم کر دیں کیوں کہ ایسے دُشمنِ اسلام ملک کے ساتھ کسی طرح کے تعلقات رکھنا ایمانی تقاضوں کے منافی ہے۔

ماضی کی کئی مثالیں موجود ہیں جن میں یا تو دانستہ طور پر اسلام یا پیغمبر اسلام کی توہین کی کوشش کی گئی ہے یا اظہار خیال کی آزادی کے نام پر ایسا مواد شائع کیا گیا ہے جو مسلمانوں کو گراں گزرا ہے، ڈنمارک میں پیغمبر اسلام کے خاکوں کی اشاعت اس کی ایک مثال ہے۔ وجہ جو بھی رہی ہو مسلم دنیا میں ہمیشہ تقریباً یکساں ردِعمل سامنے آتا رہا ہے، لوگ سڑکوں پر اترتے ہیں، شعلہ بیان مقرر کبھی امریکہ اور کبھی باقی مغربی دنیا کے انسانیت کُش اور اخلاق سوز اقدام کو آشکارا کرتے ہیں اور کچھ دن بعد بات پرانی ہو جاتی ہے لوگ اپنے معمولات زندگی میں پھر مصروف ہو جاتے ہیں اور توہین آمیز مواد بھی بھلا دیا جاتا ہے۔

مغربی دنیا کی اس مذموم حرکت کا مقصد مسلمانوں کو ذہنی انتشار کا شکار بنانا ہے۔ اسلام دشمن عناصر کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمانوں کے سامنے ایسے مسائل کھڑے کیے جائیں جن سے وہ مشتعل ہوں اور پھر اپنے اساسی اور بنیادی مقاصد کو پس پشت ڈال دیں تاکہ یہ غیر مسلم عناصر اسلام دشمنی کے لیے اپنی راہیں اور ہموار کر سکیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کے ذہنوں کو ان سازشوں سے ہٹائے رکھنے کے لیے ایسے دل آزار پلان تسلسل سے جاری رکھے جاتے ہیں جن سے متاثر ہو کر طبعی طور پر مسلمان مغلوب الغضب ہو جاتے ہیں، غور کیا جائے تو پتہ چلے گا کہ ۲۰۰۱ء سے اب تک شان رسالت میں تحریر و تقریر اور تصویر کے ذریعہ عالمی سطح پر دسیوں بار تحریک چلائی گئی ہے، منافق صفت مسلمان دانشور، صحافی، عیسائی مفکرین اور ادباء، اخبارات و رسائل اور مضامین و کتب کے ذریعہ دل آزاری میں مصروف ہیں، سلمان رشدی سے لے کر تسلیمہ نسرین تک ہر اس ادیب قلمکار، دانشور کی امریکہ و یورپ میں پذیرائی ہوتی ہے اور حمایت کی جاتی ہے جو مسلمانوں کو اذیت سے دوچار رکھنے میں یہود و نصاریٰ اور مشرکین کا ساتھ دیتے ہیں۔

مسلمانوں کی دل آزاری کا سلسلہ قائم ہے اسکا مقصد صرف یہ ہے کہ ہر صورت میں مسلمانوں کو ذہنی انتشار اور

خوف میں مبتلا رکھا جائے تا کہ ان میں بیداری نہ پیدا ہو، یہ اپنے کو متحد نہ کر سکیں جس دن ان کو ذہنی سکون مل جائے گا اور یہ قوم ایمانی طور پر بیدار ہو جائے گی، تو پھر امریکہ و یورپ کی سیاسی بالا دستی کا چراغ گل ہو جائے گا۔

یہ امر مسلم ہے کہ مخالفین و معترضین کی طرف سے اذیت آمیز، تکلیف دہ کلمات برابر سننا پڑیں گے، ان کی عداوت و نفرت کے تیر مسلسل سہنے پڑیں گے اور اسلام کے روشن چراغ کو گل کرنے کی سازش قیامت تک ہوتی رہے گی۔

ستیزہ کار رہا ازل سے تا امروز
چراغِ مصطفوی سے شرارِ بو لہبی

ان حالات میں ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان مایوسی اور خوف کی فضا میں گھٹ گھٹ کر جینے کے بجائے اپنے شاندار ماضی کی شاندار روشن تاریخ کو یاد کریں اور یقین کر لیں کہ اسلام اور مسلمان نیست و نابود ہونے والا مذہب اور قوم نہیں ہاں حالات بدتر ہیں لیکن مایوس کن اور حوصلہ شکن حالات ہی تو مسلمانوں کو بیدار رکھتے ہیں۔ ہم کو زیادہ سے زیادہ رجوع الی اللہ کرنا چاہیے اس لیے کہ وہی قادر و قہار آقا اسلام دشمن طاقتوں کو نیست و نابود کر سکتا ہے، اشتعال میں آنے کے بجائے خاموشی اور سنجیدگی سے پر امن طریقے پر ایسی تدابیر کے بارے میں سوچنا چاہیے جن پر عمل پیرا ہونے سے آئندہ کسی بدزبانی کو ایسی حرکت کرنے کی جرأت نہ ہو سکے۔ اور دینی اعمال میں پہلے سے بھی زیادہ رسوخ پیدا کرنا چاہیے، تخریبی کارروائیوں سے بچتے ہوئے تعمیری اور دینی و ملی مفاد کے کاموں میں مصروف ہونا چاہیے تا کہ دشمنان اسلام اپنے منھ کی کھائیں۔

پوری دنیا میں مسلمان احتجاج کر رہے ہیں شیدائیان رسالت اپنی اپنی محبتوں کا اظہار کر رہے ہیں، ہندوستان ایک جمہوری ملک ہے حکومت وقت کے برسر اقتدار آنے میں ہم مسلمانوں کا بھی تعاون شامل ہے ایک جمہوری ملک کے باشندے ہونے کے ناطے حکومت سے ہمیں یہ اپیل کرنی چاہیے کہ وہ امریکی حکومت سے اپنے سفارتی تعلقات اور روابط ختم کرے اور ملک کی اقلیت مسلمانوں کی دل آزاری ہوئی ہے اس پر امریکی حکومت معافی مانگے یہ ہمارا قانونی حق ہے، کم از کم ہمیں اس کو ہی استعمال کرنا چاہیے۔

اسی طرح ایسے حالات میں مسلمانوں کا دینی فریضہ بنتا ہے کہ وہ اپنے دین میں اور پختہ تر ہو جائیں، ان یہود و نصاریٰ کو دین حق سے کوئی سروکار نہیں انھیں تو بس اپنا دنیوی مفاد ہی مقصود ہے اور اسی کے لیے یہ تمام تر کوششیں ہیں، اس لیے ضروری ہے کہ آج مسلمان ان کی فریب کاریوں کو محسوس کریں اور اللہ کے عطا کردہ نظام یعنی اسلام اور قرآن کو ہی اپنے لیے لائحۂ عمل بنائیں اسی میں میں پوری امت کی فلاح و نجات ہے۔

حَسْبُنَا اللّٰہ وَنِعْمَ الوَکِیْل نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْر